ماڈیول ۲۷

جمعہ کے دن غسل کرنے کا مسئلہ

جمعہ کے دن غسل کرنا اہل علم کے نزدیک اہم ہے اور اس پر کئی اقوال اور دلائل ہیں۔

پہلا قول- مسنون ہے (جمہور علماء کا قول)

دلیل: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا، "جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر جمعہ کی نماز کے لیے آیا، خطبہ سنا اور خاموش رہا، تو اس کے لیے اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔" (صحیح مسلم: 857)

اس حدیث میں نبی ﷺ نے صرف وضو کا ذکر کیا، اگر غسل فرض ہوتا تو وضو کے بجائے غسل کا ذکر لازمی کیا جاتا۔

دلیل: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا، "جو جمعہ کے دن وضو کرے، اس نے سنت پر عمل کیا اور جو غسل کرے تو وہ افضل ہے۔" (ابوداؤد)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن وضو کافی ہے، جبکہ غسل کرنا زیادہ فضیلت والا ہے۔

دوسرا قول- واجب ہے (فقہاء ظاہریہ اور امام احمد کا ایک قول)

دلیل: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، "جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن آئے تو اسے چاہیے کہ غسل کرے۔" (صحیح بخاری: 877)

یہاں نبی کریم ﷺ نے عمر کا صیغہ (امر) استعمال کیا ہے، جو وجوب پر دلالت کرتا ہے۔

دلیل: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، "جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر واجب ہے۔" (صحیح بخاری: 879)

اس حدیث میں لفظ "واجب" استعمال ہوا ہے، جو غسل کے وجوب کی دلیل ہے۔

تیسرا قول- مخصوص حالات میں واجب ہے (فقہائے حنابلہ کا ایک قول)

دلیل: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ذکر ہے کہ مدینہ کے اطراف سے لوگ جمعہ کے لیے مسجد آتے تھے، اور ان کے جسم پر گرد و غبار اور پسینہ ہوتا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا، "آج کے دن غسل کر لو تو بہتر ہوگا۔" (صحیح بخاری: 902)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے جسم سے بو آ رہی ہو یا کپڑے خراب ہوں، ان کے لیے غسل واجب ہے، باقی لوگوں کے لیے مسنون ہے۔

راجح قول

راجح قول یہ ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے، کیوں کہ نبی کریم ﷺ کی متعدد احادیث میں وجوب کا ذکر آیا ہے۔

عیدین کے دن غسل کرنا

عید الفطر اور عید الاضحی کے دن غسل کرنا مسنون سمجھا جاتا ہے، مگر اس میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

پہلا قول- مسنون ہے (جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کا قول)

دلیل: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، "نبی ﷺ عید الفطر اور عید الاضحی کے دن غسل فرمایا کرتے تھے۔" (ابن ماجہ: 1315)

اگرچہ یہ روایت ضعیف ہے، مگر بعض اہل علم نے اسے معتبر مانا ہے۔

دلیل: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عید گاہ جانے سے پہلے غسل کیا کرتے تھے۔ (موطا امام مالک: 488)

یہ ان کا مستقل عمل تھا جو عید کے دن غسل کی مسنونیت کو ظاہر کرتا ہے۔

دوسرا قول- مسنون نہیں ہے (امام مالک کا ایک قول)

دلیل: عبادت توقیفی ہوتی ہے، یعنی اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے حکم موجود نہیں تو اس عمل کو اپنی طرف سے لازم قرار دینا درست نہیں۔

راجح قول

راجح قول یہ ہے کہ عیدین کا غسل مسنون ہے، کیوں کہ صحابہ سے یہ عمل ثابت ہے۔

میت کو غسل دینے والے کے لیے غسل کا مسئلہ

میت کو غسل دینے والے کے لیے بھی غسل کرنے کا مسئلہ ہے، جس میں تین اقوال پائے جاتے ہیں۔

پہلا قول- سنت نہیں ہے (فقہائے حنفیہ کا قول)

دلیل: امام احمد، علی بن مدینی اور امام ابن منذر کا کہنا ہے کہ اس مسئلے میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں ہے، لہذا غسل مسنون نہیں۔

دلیل: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ میت کو غسل دینے سے غسل واجب نہیں ہوتا، بلکہ صرف ہاتھ وغیرہ دھو لینا چاہیے، اور یہی کافی ہے۔ غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ روایت مستدرک حاکم میں موجود ہے

دوسرا قول- واجب ہے (فقہائے حنابلہ اور ابن حزم کا قول)

دلیل: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا، "جس نے میت کو غسل دیا، اسے چاہیے کہ وہ خود بھی غسل کرے۔" (ابن ماجہ: 1463)

تیسرا قول- مسنون ہے (فقہائے مالکیہ، شوافع اور بعض حنابلہ کا قول)

دلیل: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ صحابہ کرام میت کو غسل دیتے تھے، کچھ غسل کر لیتے تھے اور کچھ نہیں کرتے تھے۔ (سنن کبریٰ بیہقی)

دلیل: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ ہم میت کو غسل دیتے تھے، اور ہم میں سے بعض لوگ غسل کر لیتے تھے اور بعض نہیں کرتے تھے۔ یہ روایت امام بیہقی نے اپنی کتاب سنن کبریٰ میں نقل کی ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ غسل کرنا مسنون ہے، واجب نہیں۔

راجح قول

راجح قول تیسرا ہے کہ میت کو غسل دینے والے کے لیے غسل مسنون ہے، کیونکہ دونوں طرح کی روایات موجود ہیں۔

احرام کے لیے غسل

جب انسان احرام باندھنے کا ارادہ کرے، تو اس کے لیے بھی غسل کرنا مسنون ہے۔

دلیل: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے احرام کے لیے غسل فرمایا۔ (ترمذی:830)

راجح قول

جمہور علماء کے نزدیک احرام کے لیے غسل مسنون ہے۔

مکہ مکرمہ میں داخلے کے لیے غسل

جب انسان مکہ مکرمہ میں داخل ہوتا ہے تو اس وقت غسل کرنا مستحب ہے۔

دلیل: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مقام ذی طویٰ پر پڑاؤ کیا اور وہاں غسل فرمایا، پھر صبح کو مکہ میں داخل ہوئے۔ (صحیح مسلم:1259)

راجح قول

جمہور علماء کے نزدیک مکہ میں داخلے کے لیے غسل مسنون ہے۔

تیمم کے مسائل اور اس کی تفصیلات

تیمم کی تعریف اور مشروعیت

لغوی تعریف: قصد کرنا (ارادہ کرنا)۔

شرعی تعریف: پاک مٹی کے ساتھ چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرنا تاکہ طہارت حاصل کی جاسکے۔

تیمم کے اسباب اور احکام

پانی نہ ملنا: اگر کسی کو پانی دستیاب نہ ہو تو قرآن مجید کے مطابق تیمم کیا جاسکتا ہے۔ یہ صورتحال دو حالتوں میں ہوسکتی ہے:

سفر میں: اس پر سب فقہاء کا اتفاق ہے کہ سفر میں اگر پانی نہ ملے تو تیمم کیا جاسکتا ہے۔

حضر میں: اگر حضر میں پانی نہ ملے تو کیا تیمم جائز ہے؟ اس پر علماء کا اختلاف ہے اور تین اقوال ہیں:

پہلا قول: تیمم کرے اور نماز پڑھ لے، دوبارہ اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں

دلیل: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا (النساء: 43)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کا حکم دیا ہے اور اس کے لئے کوئی تفریق نہیں کی کہ یہ حکم سفر کے ساتھ خاص ہے یا حضر کے ساتھ۔ لہٰذا اس آیت سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ پانی کی عدم موجودگی کی حالت میں تیمم کرنا جائز ہے، چاہے وہ حضر میں ہو یا سفر میں۔

دلیل: حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور سلام کیا، آپ ﷺ نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ پھر آپ ﷺ نے دیوار پر ہاتھ مار کر تیمم کیا اور سلام کا جواب دیا۔ (صحیح مسلم)

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضر میں تیمم کیا، جو کہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضر میں بھی تیمم کرنا جائز ہے۔

دوسرا قول: تیمم کر کے نماز پڑھ لے، اور پانی ملنے پر دوبارہ اعادہ کرے

دلیل: آیت تیمم میں اللہ تعالیٰ نے پانی نہ ملنے کی حالت میں تیمم کا حکم دیا، لیکن دوسرے قول والوں کا استدلال یہ ہے کہ چونکہ حضر میں عموماً پانی موجود ہوتا ہے، اس لئے اگر پانی نہ ملے تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے، لیکن بعد میں پانی ملنے پر اس کا اعادہ کرے۔

دوسرے قول والے کہتے ہیں کہ چونکہ حضر میں پانی کا نہ ملنا نادر ہے، اس لئے احتیاطاً جب پانی میسر ہو تو وضو کر کے نماز کا اعادہ کرنا چاہئے۔

تیسرا قول: پانی نہ ملنے پر تیمم نہ کرے، بلکہ پانی ملنے کا انتظار کرے

دلیل: آیت وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ سے استدلال کیا گیا ہے کہ شریعت نے تیمم کا ذکر سفر اور مرض کے ساتھ خاص طور پر کیا ہے۔

اس قول کے مطابق تیمم کا حکم بنیادی طور پر سفر کے ساتھ مخصوص ہے، کیونکہ حضر میں پانی نہ ملنے کا معاملہ نادر ہے۔

یہ قول کہتا ہے کہ حضر میں پانی کی غیر موجودگی کی صورت میں تیمم نہ کیا جائے، بلکہ پانی کے ملنے تک انتظار کیا جائے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ شریعت نے تیمم کی اجازت بیماری اور سفر کے ساتھ خاص طور پر بیان کی ہے، لہذا حضر میں پانی ملنے تک انتظار کرنا چاہئے۔

راجح قول: پہلا قول درست ہے کہ تیمم سفر میں بھی جائز ہے اور حضر میں بھی۔

بیماری کی صورت میں تیمم کا مسئلہ

بیماری کے اقسام اور تیمم کا جواز

علماء نے بیماری کی حالت میں تیمم کرنے کے جواز کے حوالے سے مختلف آراء پیش کی ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلا قول: پہلا قول یہ ہے کہ ہر وہ مریض جسے پانی استعمال کرنے میں مشقت کا سامنا ہو، اس کے لیے تیمم کرنا جائز ہے۔ اگر پانی استعمال کرنے سے تکلیف یا مشقت محسوس ہو تو تیمم کی اجازت دی گئی ہے، چاہے وہ مشقت جسمانی ہو یا بیماری کی شدت کی وجہ سے۔

دوسرا قول: دوسرا قول یہ ہے کہ تیمم تب ہی جائز ہے جب بیماری اس قدر سنگین ہو کہ پانی کے استعمال سے جان کا نقصان یا اعضا کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ مثال کے طور پر، اگر کسی کو یہ خدشہ ہو کہ پانی سے وضو کرنے سے ہاتھ خراب ہو جائیں گے یا بیماری بڑھ جائے گی تو اس حالت میں تیمم کیا جاسکتا ہے۔

راجح قول

راجح اور مضبوط قول پہلا قول ہے جس میں بیماری کی وجہ سے مشقت یا تنگی کے وقت تیمم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے:

مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ

(اللہ تعالیٰ تم پر کوئی تنگی نہیں ڈالنا چاہتا)۔

یہ آیت عمومی سہولت اور آسانی کے اصول کو بیان کرتی ہے اور اسی بنیاد پر بیماری کی حالت میں تیمم کی اجازت دی گئی ہے۔

بغیر اثر کے بیماری کی صورت میں تیمم کا عدم جواز

اگر بیماری ایسی ہو کہ پانی کے استعمال سے کوئی نقصان نہ ہو، جیسے ہلکا سر درد یا نزلہ زکام، تو تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا۔ ایسی بیماری جس میں پانی کا استعمال نقصان دہ نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات فائدہ مند ہوتا ہے، جیسے گرمی میں نزلہ زکام کے دوران جسم پر پانی لگانا، اس صورت میں تیمم بیماری کا بہانہ بنا کر کرنا جائز نہیں ہوگا۔

تیمم کے متعلق تفصیلی نوٹس

تیمم کا طریقہ: تیمم کا صحیح طریقہ قرآن وسنت سے ثابت ہے اور اسے طہارت کے طور پر وضو اور غسل کا متبادل سمجھا جاتا ہے۔ تیمم کے طریقے میں کچھ اختلافات پائے جاتے ہیں جن کی وضاحت فقہا نے کی ہے۔

- **نیت:** تیمم کی ابتدا نیت سے کی جاتی ہے۔ نیت دل میں کی جاتی ہے اور زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر وضو یا غسل کی نیت ہے تو اس کے مطابق نیت کی جائے۔

- **زمین پر ہاتھ مارنا:** تیمم کے لیے پاک مٹی یا زمین پر ہاتھ مارنا لازمی ہے۔ اس میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے:

پہلا قول: فقہ حنابلہ کے نزدیک تیمم کے لیے زمین پر ایک ہی دفعہ ہاتھ مارنا کافی ہے، اور یہی ہاتھ چہرے اور کلائیوں تک ہاتھوں کے مسح کے لیے استعمال کیے جائیں۔

دلیل: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "**فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ**"

یعنی، جب پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اس آیت میں "ید" کا لفظ کلائیوں تک مسح کے لیے کافی سمجھا گیا ہے۔

دلیل: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں تیمم کا طریقہ سکھاتے ہوئے زمین پر ہاتھ مارا، پھونک ماری اور چہرے اور کلائیوں تک ہاتھوں کا مسح کیا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک ضرب بھی کافی ہے۔

دوسرا قول: جمہور علماء یعنی احناف، شوافع، اور مالکیہ کے نزدیک تیمم میں دو ضربیں ضروری ہیں، پہلی ضرب چہرے کے لیے اور دوسری ہاتھوں کے لیے۔

جمہور علماء کے نزدیک دو ضربیں ہیں، پہلی ضرب چہرے کے لیے اور دوسری ہاتھوں کے لیے۔ اس قول کے لیے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایات کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے، تاہم ان میں سے بعض روایات ضعیف بھی ہیں۔

- **چہرے کا مسح:** زمین پر ہاتھ مار کر چہرے پر پھیرا جاتا ہے۔ چہرے کو مکمل طور پر مسح کرنا ضروری ہے تاکہ کوئی حصہ باقی نہ رہے۔

- **ہاتھوں کا مسح:** پھر دوبارہ زمین پر ہاتھ مارا جاتا ہے اور کلائیوں تک ہاتھوں پر مسح کیا جاتا ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک کلائیوں تک مسح کیا جائے گا جبکہ بعض اقوال کے مطابق کہنیوں تک مسح کرنا مستحب ہے۔

تیمم کی نواقض (توڑنے والے عوامل):

تیمم ان تمام اسباب سے ٹوٹ جاتا ہے جن سے وضو ٹوٹتا ہے، مثلاً:

- ریاح خارج ہونا (ہوا کا خارج ہونا)
- پیشاب، پاخانہ یا کسی اور ناپاک چیز کے خارج ہونے سے۔
- خون یا پیپ کا بہاؤ۔
- اونٹ کا گوشت کا کھانا۔
- حیض، نفاس یا جنابت کا ہونا۔

پانی کے ملنے پر تیمم کا حکم

اگر تیمم کرنے کے بعد نماز شروع کرنے سے قبل پانی میسر آجائے تو تیمم ٹوٹ جائے گا، اور انسان کو وضو کرنا ہوگا۔ اس پر علماء کا تقریباً اتفاق ہے کہ پانی ملنے کی صورت میں وضو کو ترجیح دی جائے گی۔

Jumma ke Din Ghusl Karne ka Masla

Jumma ke din ghusl karna ahl-e-ilm ke nazdeek ahem hai aur is par kai aqwal aur daleelain hain.

Pehla qaul - Masnoon Hai (Jumhoor Ulama ka qaul)

Daleel: Hazrat Abu Hurairah رضی اللہ تعالی عنہ ki hadees hai, Nabi Kareem ﷺ ne farmaya, "Jis ne wudu kiya aur achi tarah wudu kiya, phir jumma ki namaz ke liye aya, khutba suna aur khamosh raha, to is ke liye is jumma se agle jumma tak ke gunah maaf kar diye jate hain." (Sahih Muslim: 857)
Is hadees mein Nabi ﷺ ne sirf wudu ka zikr kiya, agar ghusl farz hota to wudu ke bajae ghusl ka zikr lazmi kiya jata.

Daleel: Hazrat Samra bin Jundub رضی اللہ تعالی عنہ ki riwayat hai, Nabi Kareem ﷺ ne farmaya, "Jo jumma ke din wudu kare, usne sunnat par amal kiya aur jo ghusl kare to wo afzal hai." (Abu Dawood)
Is se wazeh hota hai ke jumma ke din wudu kaafi hai, jabke ghusl karna ziada fazilat wala hai.

Dusra qaul - Wajib Hai (Fuqaha Zahiriya aur Imam Ahmed ka ek qaul)

Daleel: Hazrat Abdullah bin Umar رضی اللہ تعالی عنہما ki riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne farmaya, "Jab tum mein se koi jumma ke din aaye to usay chahiye ke ghusl kare." (Sahih Bukhari: 877)
Yahan Nabi Kareem ﷺ ne amar ka sigha istemaal kiya hai, jo wujub par dalalat karta hai.

Daleel: Hazrat Abu Saeed Khudri رضی اللہ تعالی عنہ ki hadees mein hai, "Jumma ke din ghusl har baligh par wajib hai." (Sahih Bukhari: 879)
Is hadees mein lafz "wajib" istemaal hua hai, jo ghusl ke wujub ki daleel hai.

Teesra qaul - Makhsoos Halat mein Wajib Hai (Fuqaha-e-Hanabila ka ek qaul)

Daleel: Hazrat Ayesha رضی اللہ تعالی عنہا ki hadees mein zikr hai ke Madina ke atraaf se log jumma ke liye masjid aate the, aur un ke jism par gard o ghubar aur paseena hota tha, Nabi ﷺ ne farmaya, "Aaj ke din ghusl kar lo to behtar hoga." (Sahih Bukhari: 902)
Is se zahir hota hai ke jin logon ke jism se boo aa rahi ho ya kapre kharab hon, un ke liye ghusl wajib hai, baqi logon ke liye masnoon hai.

Raajih qaul

Raajih qaul ye hai ke jumma ke din ghusl karna wajib hai, kyunke Nabi Kareem ﷺ ki mutaadid ahadees mein wujub ka zikr aya hai.

2. Eideen ke Din Ghusl Karna

Eid-ul-Fitr aur Eid-ul-Adha ke din ghusl karna masnoon samjha jata hai, magar is mein bhi ikhtilaf paaya jata hai.

Pehla qaul - Masnoon Hai (Jumhoor Ulama aur Aimma-e-Arba ka qaul)

Daleel: Hazrat Abdullah bin Abbas رضی اللہ تعالی عنہما farmate hain, "Nabi ﷺ Eid-ul-Fitr aur Eid-ul-Adha ke din ghusl farmaya karte the." (Ibn Majah: 1315)
Agarche ye riwayat zaeef hai, magar baaz ahl-e-ilm ne isay mo'tabar mana hai.

Daleel: Hazrat Abdullah bin Umar رضی اللہ تعالی عنہ Eidgah jane se pehle ghusl kiya karte the. (Muwatta Imam Malik: 488)
Ye un ka mustaqil amal tha jo Eid ke din ghusl ki masnooniyat ko zahir karta hai.

Dusra qaul - Masnoon Nahin Hai (Imam Malik ka ek qaul)

Daleel: Ibadat tauqifi hoti hai, yaani agar Allah aur uske Rasool ﷺ ki taraf se hukum mojood nahin to is amal ko apni taraf se laazim qarar dena durust nahin.

Raajih qaul

Raajih qaul ye hai ke eideen ka ghusl masnoon hai, kyunke sahaba se ye amal sabit hai.

Mayyat ko Ghusl Dene Wale ke liye Ghusl ka Masla

Mayyat ko ghusl dene wale ke liye bhi ghusl karne ka masla hai, jis mein teen aqwal paaye jate hain.

Pehla qaul - Sunnat Nahin Hai (Fuqaha-e-Hanafiyah ka qaul)

Daleel: Imam Ahmed, Ali bin Madini aur Imam Ibn Munzir ka kehna hai ke is masle mein koi sahih hadees sabit nahin hai, lehaza ghusl masnoon nahin.

Daleel: Hazrat Abdullah ibn Abbas رضی اللہ تعالی عنہما ka qaul hai ke mayyat ko ghusl dene se ghusl wajib nahin hota, balke sirf hath waghera dho lena chahiye, aur yehi kaafi hai. Ghusl karne ki zaroorat nahin hai. Ye riwayat Mustadrak Hakim mein mojood hai.

Dusra qaul - Wajib Hai (Fuqaha-e-Hanabila aur Ibn Hazm ka qaul)

Daleel: Hazrat Abu Hurairah رضی اللہ تعالی عنہ se riwayat hai ke Nabi ﷺ ne farmaya, "Jis ne mayyat ko ghusl diya, usay chahiye ke wo khud bhi ghusl kare." (Ibn Majah: 1463)

Teesra qaul - Masnoon Hai (Fuqaha-e-Malikiyah, Shawaafi aur baaz Hanabila ka qaul)

Daleel: Hazrat Ibn Umar رضی اللہ تعالی عنہما ka qaul hai ke sahaba karam mayyat ko ghusl dete the, kuch ghusl kar lete the aur kuch nahin karte the. (Sunan Kubra Baihaqi)

Raajih qaul

Raajih qaul teesra hai ke mayyat ko ghusl dene wale ke liye ghusl masnoon hai, kyunke dono tarah ki riwayatain mojood hain.

Eharaam ke liye Ghusl

Jab insaan eharaam bandhne ka irada kare, to is ke liye bhi ghusl karna masnoon hai.
Daleel: Hazrat Zaid bin Thabit رضی اللہ تعالی عنہ se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne eharaam ke liye ghusl farmaya. (Tirmidhi: 830)

Raajih qaul

Jumhoor ulama ke nazdeek eharaam ke liye ghusl masnoon hai.

Makkah Mukarramah mein Dakhle ke liye Ghusl

Jab insaan Makkah Mukarramah mein dakhil hota hai to us waqt ghusl karna mustahab hai.
Daleel: Hazrat Abdullah bin Umar رضی اللہ تعالی عنہما farmate hain ke Nabi Kareem ﷺ ne maqam-e-Zi Tuwa par padao kiya aur wahan ghusl farmaya, phir subah ko Makkah mein dakhil hue. (Sahih Muslim: 1259)

Raajih qaul

Jumhoor ulama ke nazdeek Makkah mein dakhle ke liye ghusl masnoon hai.

Tayammum ke Masail aur is ki Tafseelat

Tayammum ki Tareef aur Mashrooiat

Lughwi Tareef: Qasd karna (irada karna).
Sharayi Tareef: Pak mitti ke sath chehre aur hathon ka masah karna taake taharat hasil ki ja sake.

Tayammum ke Asbaab aur Ahkam

Pani na Milna

Agar kisi ko pani dastiyab na ho to Quran Majeed ke mutabiq tayammum kiya ja sakta hai. Ye soorat do halat mein ho sakti hai:

- **Safar mein**: Is par sab fuqaha ka ittefaq hai ke safar mein agar pani na mile to tayammum kiya ja sakta hai.

- **Hazar mein**: Agar hazar mein pani na mile to kya tayammum jaiz hai? Is par ulama ka ikhtilaf hai.

Pehla qaul: Tayammum Kare Aur Namaz Parh Le, Dobara I’ada Karne Ki Zaroorat Nahin

Daleel: Allah Ta'ala ne Quran Majeed mein farmaya hai:
فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا
(Surah An-Nisa: 43)
Is aayat mein Allah Ta'ala ne pani na milne ki surat mein tayammum ka hukam diya hai aur iske liye koi tafreeq nahi ki ke ye hukm sirf safar ke sath khaas hai ya hazar ke sath. Lihaza is aayat se ye istidlaal kiya gaya hai ke pani ki adam mojoodgi ki haalat mein tayammum karna jaiz hai, chahe woh hazar mein ho ya safar mein.

Daleel: Hazrat Abu Juhaym رضی اللہ تعالی عنہ ki riwayat hai ke aik shakhs Nabi Kareem ﷺ ki khidmat mein aya aur salaam kiya, aap ﷺ ne salaam ka jawab nahi diya. Phir aap ﷺ ne deewar par haath maar kar tayammum kiya aur salaam ka jawab diya. (Sahih Muslim)
Is hadees se ye sabit hota hai ke Nabi Kareem ﷺ ne hazar mein tayammum kiya, jo ke is baat ki daleel hai ke hazar mein bhi tayammum karna jaiz hai.

Dusra qaul: Tayammum Kar Ke Namaz Parh Le, Aur Pani Milne Par Dobara I’ada Kare

Daleel: Aayat-e-Tayammum mein Allah Ta'ala ne pani na milne ki haalat mein tayammum ka hukm diya, lekin doosre qaul walon ka istidlaal ye hai ke chunanche hazar mein aam tor par pani mojood hota hai, is liye agar pani na mile to tayammum kar ke namaz parh le, lekin baad mein pani milne par uska i’ada kare.
Doosre qaul walay kehte hain ke chunanche hazar mein pani ka na milna nadir hai, is liye ehtiyatan jab pani mayassar ho to wuzu kar ke namaz ka i’ada karna chahiye.

Teesra qaul: Pani Na Milne Par Tayammum Na Kare, Balke Pani Milne Ka Intezaar Kare

Daleel: Aayat وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ se istidlaal kiya gaya hai ke shariat ne tayammum ka zikr safar aur marz ke sath khaas tor par kiya hai. Is qaul ke mutabiq tayammum ka hukm buniyadi tor par safar ke sath makhsoos hai, kyun ke hazar mein pani na milne ka maamla nadir hai.
Ye qaul kehta hai ke hazar mein pani ki ghair mojoodgi ki surat mein tayammum na kiya jaye, balke pani ke milne tak intezaar kiya jaye. Iski daleel ye hai ke shariat ne tayammum ki ijazat bimari aur safar ke sath khaas tor par bayan ki hai, lihaza hazar mein pani milne tak intezaar karna chahiye.

Raajih qaul: Pehla qaul durust hai ke tayammum safar mein bhi jaiz hai aur hazar mein bhi.

Bimari Ki Surat Mein Tayammum Ka Masla

Bimari Ki Aqsam Aur Tayammum Ka Jawaz

Ulama ne bimari ki haalat mein tayammum karne ke jawaz ke hawale se mukhtalif ara pesh ki hain, jin ki tafseel darj-e-zail hai:

Pehla qaul

Pehla qaul ye hai ke har wo mariz jise pani istemal karne mein mushakkat ka samna ho, us ke liye tayammum karna jaiz hai. Agar pani istemal karne se takleef ya mushakkat mehsoos ho to tayammum ki ijazat di gayi hai, chahe wo mushakkat jismani ho ya bimari ki shiddat ki wajah se.

Dusra qaul

Dusra qaul ye hai ke tayammum tab hi jaiz hai jab bimari is qadar sangeen ho ke pani ke istemal se jaan ka nuqsan ya a'za ko nuqsan pohanchne ka andesha ho. Misaal ke tor par, agar kisi ko ye khadsha ho ke pani se wuzu karne se haath kharab ho jayenge ya bimari barh jayegi to is haalat mein tayammum kiya ja sakta hai.

Raajih qaul

Raajih aur mazboot qaul pehla qaul hai jisme bimari ki wajah se mushakkat ya tangee ke waqt tayammum karne ki ijazat di gayi hai. Iski taa'id is aayat se hoti hai:

مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ

(Allah Ta'ala tum par koi tangi nahi daalna chahta).

Ye aayat umoomi sahoolat aur aasani ke usool ko bayan karti hai aur isi buniyad par bimari ki haalat mein tayammum ki ijazat di gayi hai.

Bighair Asar Ke Bimari Ki Surat Mein Tayammum Ka Adam Jawaz

Agar bimari aisi ho ke pani ke istemal se koi nuqsan na ho, jaise halka sardard ya nazla zukam, to tayammum karna jaiz nahi hoga. Aisi bimari jisme pani ka istemal nuqsan deh nahi hota balke baaz auqat faida mand hota hai, jaise garmi mein nazla zukam ke doran jism par pani lagana, is surat mein tayammum bimari ka bahana bana kar karna jaiz nahi hoga.

Tayammum Ke Mutaliq Tafseeli Notes

Tayammum Ka Tareeqa: Tayammum ka sahih tareeqa Quran o Sunnat se sabit hai aur ise taharat ke tor par wuzu aur ghusl ka badal samjha jata hai. Tayammum ke tareeqe mein kuch ikhtilafat paye jate hain jin ki wazahat fuqaha ne ki hai.

Niyyat: Tayammum ki ibtida niyyat se ki jati hai. Niyyat dil mein ki jati hai aur zaban se kehne ki zaroorat nahi hoti. Agar wuzu ya ghusl ki niyyat hai to uske mutabiq niyyat ki jaye.

Zameen Par Haath Maarna: Tayammum ke liye paak mitti ya zameen par haath maarna laazmi hai. Is mein ulama ke darmiyan ikhtilaf paaya jata hai:

Pehla qaul: Fiqh-e-Hanabila ke nazdeek tayammum ke liye zameen par ek hi dafa haath maarna kaafi hai, aur yahi haath chehre aur kalaiyon tak hathon ke masah ke liye istemal kiye jayein.

Daleel: Allah Ta'ala ka irshad hai: **فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِّنْهُ**
Yani, jab pani na mile to paak mitti se tayammum karlo aur apne chehron aur hathon ka masah karlo. Is aayat mein "yad" ka lafz kalaiyon tak masah ke liye kaafi samjha gaya hai.
Daleel: Hazrat Ammar bin Yasir رضی اللہ تعالیٰ عنہ ki riwayat hai ke Rasool Allah ﷺ ne unhein tayammum ka tareeqa sikhate hue zameen par haath maara, phoonk mari aur chehre aur kalaiyon tak hathon ka masah kiya. Is se ye sabit hota hai ke ek zarb bhi kaafi hai.

Doosra qaul: Jumhoor ulama yani Ahnaf, Shawaafi, aur Maalikiya ke nazdeek tayammum mein do zarbain zaroori hain, pehli zarb chehre ke liye aur doosri hathon ke liye. Jumhoor ulama ke nazdeek do zarbain hain, pehli zarb chehre ke liye aur doosri hathon ke liye. Is qaul ke liye Hazrat Abdullah bin Umar aur Hazrat Jabir رضی اللہ تعالیٰ عنہ ki riwayat ko batoor daleel pesh kiya jata hai, taham in mein se baaz riwayatain zaeef bhi hain.

Chehre Ka Masah: Zameen par haath maar kar chehre par phera jata hai. Chehre ko mukammal tor par masah karna zaroori hai taake koi hissa baqi na rahe.

Hathon Ka Masah: Phir dobara zameen par haath maara jata hai aur kalaiyon tak hathon par masah kiya jata hai. Jumhoor ulama ke nazdeek kalaiyon tak masah kiya jaye ga jabke baaz aqwaal ke mutabiq kohniyon tak masah karna mustahab hai.

Tayammum Ki Nawaqiz (Todne Walay Aamlay):

Tayammum un tamam asbaab se toot jata hai jin se wuzu toot ta hai, maslan:

- Reeh ka kharij hona (hawa ka kharij hona)
- Peshaab, paikhana ya kisi aur napaak cheez ke kharij hone se
- Khoon ya peep ka baha'o
- Oont ka Gosht ka khana
- Haiz, nifas ya janabat ka hona

Pani Ke Milne Par Tayammum Ka Hukm

Agar tayammum karne ke baad namaz shuru karne se qabal pani mayassar aa jaye to tayammum toot jaye ga, aur insaan ko wuzu karna hoga. Is par ulama ka taqreeban ittifaq hai ke pani milne ki surat mein wuzu ko tarjeeh di jaye gi.